International Research Journal of Religious Studies, Vol.:4, Issue: 01,Jan-June, 2024PP: 72-83

OPEN ACCESS
IRJRS
ISSN (Online): 2959-1384
ISSN (Print): 2959-2569
www.irjrs.com

خطیب بغدادیؒ پر جرح و تعدیل
(ایک تحقیقی جائزہ)

CROSS-EXAMINATION AND ADJUSTMENT ON KHATIB BAGHDADI (A RESEARCH REVIEW)

Hafiz Muhammad Yasin
Ph.d. Scholar, department of islamic studies andArabic, university of lahore, pakistan.
Email: Qariyasin2025@gmail.com
https://orcid.org/0009 - 0008- 7273- 4544

Dr Nasir Ahmad Akhtar
Hod, department of islamic studies andArabic, university of lahore, pakistan.
Email: nasir.akhtar@ais.uol.edu.pk
https://orcid.org/0009 - 0008- 7238- 4509

Abstract

In the science of hadith, the Sanad has a special status, but it would not be wrong to say that Allah Almighty has protected the religion of Islam through the Sanad and the Muhadditheen have set a solid condition for quoting the chain of knowledge, so Abdullah bin Mubarak says Sanad is a part of the religion, if it were not there, one could say anything.Khatib al-Baghdadi is one of those personalities who left a great knowledge base for the Ummah on the related sciences of Sunnah, but his words about any narrator are itself a Sanad.Therefore, most of the Muhadditheen benefited from his scholarly work and said good words to appreciate the Khatib, while some people said such negative words about the Khatib due to their personal issues or lack of knowledge, which if placed in the court of the Muhadditheen, they their self would be punished.In this article, the scholarly and research status of interrogating and modifying the sayings about Khatib has been revealed.

KeyWords: *Khatib-al-Baghdadi,Abdullah-bin-Mubarak, Muhadditheen, sciences of Sunnah, Interrogating.*

موضوع کا تعارف:

یہ بات ہر ذی فہم شخص جانتا ہے کہ جب کسی شخص کو علمی منزلت و رفعت حاصل ہو جاتی ہے تو لوگ اس کے علم کے احترام میں اسے عزت اور کرم دیتے ہیں اس کی مجلس میں بیٹھنا قابل تکریم سمجھتے ہیں اپنی محفلوں میں اس کو بلاتے ہیں علمی حلقے قائم کرتے ہیں اور اس سے علمی استفادہ کرتے ہیں اسی طرح بعض لوگ ذاتی رنجش، مذہبی عصبیت اور حسد کی صورت میں بے انصافی سے کام لیتے ہوئے اس کے بارے منفی پروپیگنڈہ شروع کر دیتے ہیں جس بنا پر اس کے بارے نقد و جرح کے اقوال مشہور کر دیتے ہیں۔ لیکن محدثین نے رواۃ پر حکم لگاتے ہوئے نہایت دیانتداری اور انصاف سے کام لیا ہے کسی شخص کے حالات زندگی کو قلمبند کرتے ہوئے ہر طرح کے تعصب، حسد اور ذاتی رنجش کو قریب بھی نہیں پھٹکنے دیا اگر کسی پر کچھ نقد و جرح کی ہے تو اس میں بھی انصاف کا دامن تھامے رکھا اور اگر کسی کی تعدیل کی ہے تو اس میں بھی مکمل طور پر انصاف کا ترازو ہاتھ میں لئے رکھا۔

خطیب ایک ایسے شخص ہیں کہ ان کی سیرت پر لکھنے والے افراد کی کتب کا مطالعہ کرتے ہوئے ہم ان کے بارے عمدہ، پاکیزہ اور تعدیل سے بھرپور اقوال کو ملاحظہ کرتے ہیں خطیب کے عہد یا ان کے زمانہ کے بعد کم ہی کوئی صاحب علم یا محدث ہو گا جس نے خطیب کی کتب سے استفادہ نہ کیا ہو کسی بھی علم پر اگر کسی نے گفتگو کی ہے تو یہ جملہ ضرور لکھا ہے کہ اس پر خطیب بغدادی نے ایک کافی و شافی کتاب لکھ رکھی ہے جیسے تدلیس کی بحث کرتے ہوئے جامعہ دمشق کے استاد نور الدین محمد عتر الحلبی لکھتے ہیں کہ:

وقد صنف فی هذا النوع الخطیب البغدادی کتابا کبیرا قیما سماه "موضح اوهام الجمع والتفریق" تناول فیه بالتفصیل کل راوی من هذا النوع وما وقع فیه من الاوهام بسبب ذالك[1]

امام خطیب بغدادی نے اس علم پر ایک مستقل اور بڑی کتاب لکھی ہے جس کا نام انہوں نے "موضح اوھام الجمع والتفریق" رکھا ہے انہوں نے اس کتاب میں اس قسم کے ہر راوی کی تفصیل بیان کی ہے اور ساتھ یہ بھی بتایا ہے کہ اس میں اوہام کیا واقع ہوئے ہیں اور ان کا اسباب کیا تھا

امام سیوطی "مَعْرِفَةُ مَنِ اتَّفَقَ اسْمُهُ وَ كُنْيَتُهُ" کے عنوان سے تفصیل مہیا کرنے کے بعد لکھتے ہیں کہ:

وَصَنَّفَ فِيهِ الْخَطِيبُ.[2]

خطیب بغدادی نے اس علم پر کتاب تحریر کی ہے۔

مدرج کی بحث لکھتے ہوئے امام نووی خطیب بغدادی کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:

وصنف فیه الخطیب کتاباً شفی و کفی[3]

"خطیب بغدادی نے اس بارے ایک ایسی کتاب لکھی ہے جو اس کے بارے کافی و شافی ہے"

یہ چند ایک مثالیں تھیں جبکہ کتب علوم الحدیث ایسے اقوال سے بھری پڑی ہیں کہ محدثین عام اقوال لکھتے ہیں کہ اس بارے خطیب بغدادی نے ایک کتاب لکھی ہے یا اس بارے خطیب بغدادی ن اپنی فلاں کتاب میں سیر حاصل بحث کی ہے۔

ان اقوال سے ہمیں یہ بات سمجھنے میں آسانی ہو سکتی ہے کہ خطیب ایسی قد آور علمی شخصیت تھی کہ جس کی لکھی گئی کتب سے ان کے بعد علماء و محدثین نے استفادہ کیا ہے اور کسی بھی علم پر مصدر و مرجع کا حوالہ دیتے ہوئے خطیب کا نام لیا ہے جیسا کہ مندرجہ بالا میں کچھ اقوال ذکر کیئے گئے ہیں۔

مندرجہ ذیل میں ہم خطیب بغدادی کی کتب سے استفادہ کرنے والے اور خطیب کی علمی حیثیت کو سمجھنے والے علماء کی آراء کی نظر میں خطیب بغدادی کا علمی مقام اور ان کی تعدیل بارے تفصیل مہیا کریں گے بعض لوگوں نے خطیب بارے منفی اقوال بھی ذکر کیئے ہیں لیکن خطیب کی تعدیل اور علمی مقام بارے محدثین نے اتنا لکھا ہے کہ اس کے سامنے چند منفی اقوال کی کچھ حیثیت نہیں رہ جاتی۔

خطیب کی تعدیل اور ائمہ کرام کی آراء:

خطیب بغدادی علمی میدان میں ایک باکمال شخصیت کے نام سے پہچانے جاتے ہیں آپ حفظ و ثقاہت میں ایک نمایاں مقام رکھتے تھے یہی وجہ ہے کہ آئمہ کرام نے آپؒ کے علمی کمال اور ثقاہت کو مختلف انداز میں بیان کیا ہے ڈاکٹر محمود الطحان آپ کے بارے تعدیل کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:

أما الذين مدحوه واثنوا عليه فهم كثيرون وفيهم عدد من الحفاظ والمحدثين والعلماء الكبار والحقيقة ان العلماء والحفاظ اتفقت كلمتهم على مدحه والثناء عليه عدا خصومه الذين اطلقوا فيه القول بدافع الخصومة والعصبية المذهبية(4)

"رہے وہ لوگ جنہوں نے اس کی مدح اور تعریف کی ہے وہ بہت زیادہ ہیں ان میں سے کئی حفاظ، محدثین اور کبار علماء ہیں جبکہ حقیقت یہ ہے کہ علماء اور حفاظ ان (ابو حنیفہ) کی مدح و تعریف کرنے پر متفق ہیں البتہ ان کے کچھ مخالفین نے ایسی باتیں کی ہیں جنہوں نے محض مذہبی عصبیت کی بنا پر ایسا کیا ہے"

امام ابو سعد سمعانی فرماتے ہیں:

كان الخطيب ثقة حجة حسن الحفظ كثير الضبط فصيحا ختم به الحفاظ(5)

"خطیب بغدادی ثقہ، حجت، اچھے خط والے، کثیر ضبط والے، فصیح ہیں اور ان پر حفاظ کا اختتام ہو گیا ہے۔"

آپ کے نامور شاگرد ابن ماکولا جو علم حدیث و رجال میں بہت ممتاز تھے آپ کے علمی مقام و مرتبہ کو اس انداز میں بیان فرماتے ہیں:

کان ابو بکر آخر الاعیان ممن شاھدناہ معرفۃ و حفظا واتقانا و ضبطا لحدیث رسول (ﷺ) و تفننا فی عللہ و اسانیدہ و علما بصحیحہ و غریبہ و فردہ، منکرہ مطروحہ، ولم یکن للبغدادیین بعد ابی الحسن الدار قطنی مثلہ[6]

"حدیثِ رسول کی معرفت حفظ و ضبط، اتقان اور فنون علل و اسناد، صحیح غریب، فرد و منکر اور سقیم وغیرہ نیز روایتوں کی شناخت اور تمیز میں وہ آخری اور نامور محدث تھے جن کو ہم نے دیکھا در حقیقت اہل بغداد میں امام دار قطنی کے بعد ان جیسا صاحبِ کمال محدث پیدا ہوا ہی نہیں"۔

موتمن ساجی فرماتے ہیں:

ما اخرجت بغداد بعد الدار قطنی مثل الخطیب[7]

"امام دار قطنی کے بعد بغداد میں خطیب بغدادی کی مثل کوئی نہیں آیا"۔

ابن ماکولا ایک اور مقام پر فرماتے ہیں:

سالت اباعبداللہ الصوری عن الخطیب و ابی نصری السجزی ایھما، احفظ فضل الخطیب تفضیلا بینا[8]

"میں نے عبد اللہ صوری سے خطیب بغدادی اور ابو نصر سجزی کے متعلق دریافت کیا کہ ان میں سے کون احفظ ہے تو انہوں نے واضح طور پر خطیب کو افضل و برتر قرار دیا"

ابو علی بردانی آپ کے بارے ارشاد فرماتے ہیں:

لعل الخطیب لم یر مثل نفسہ[9]

شاید خطیب نے بھی اپنے جیسا صاحبِ فن نہ دیکھا ہو۔

ابو اسحاق شیرازی جو مشہور فقہ تھے آپ کی علمی وجاہت کو اس انداز میں بیان فرماتے ہیں:

ابو بکر الخطیب یشبہ، بالدار قطنی و نظرائہ فی معرفۃ الحدیث و حفظہ[10]

"ابو بکر خطیب معرفتِ حدیث اور حفظ حدیث میں امام دار قطنی اور ان کے ہم پایہ لوگوں کے برابر تھے"۔

امام صاحب کو اللہ پاک نے ایسا تبحر علمی عطا کیا ہوا تھا ان کے اساتذہ بھی ان کی تعریف کرتے تھے-ابو اسحاق شیرازی خطیب کے اساتذہ میں سے تھے لیکن وہ ان کی مہارتِ فن اور مہارتِ حدیث میں بلند پائیگی کی وجہ سے ان کے نہایت مداح و معترف تھے-

ایک دفعہ امام صاحب ان کے درس میں حاضر ہوئے تو شیخ نے ایک حدیث بحر بن کثیر سقاء کے واسطے سے بیان کر کے کہا کہ ان کے بارے میں کیا کہتے ہو خطیب نے ادب سے ان کا حال بیان کرنے کی استاد سے اجازت لی اور شیخ کے سامنے سنبھل کر نہایت ادب سے شاگرد کی طرح بیٹھ گئے جب خطیب نے شرح و بسط سے ان کا حال بیان کیا اور شیخ ابو اسحاق نے بے اختیار آفرین کہا اور فرمایا کہ

"خطیب اپنے وقت کے دارِ قطنی ہیں"[11]

حافظ ابن عساکر نے اپنی تاریخ میں خطیب کے حالات زندگی بیان کیئے ہیں چنانچہ وہ ابتدا میں ان پر تعدیل کے کلمات کہتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:

الفقیہ، الحافظ احد الائمة المشهورین والمصنفین المکثرین والحفاظ المبرزین ومن ختم به دیوان المحدثین[12]

"خطیب بغدادی فقیہ، حافظ، مشہور ترین ائمہ، چہار جانب مشہور حفاظ اور کثیر التصنیف لوگوں میں سے ہیں اور ایسی شخصیت ہیں کہ محدثین کی کتب میں ان پر مہر لگادی گئی ہے"

حافظ ابو الفتیان فرماتے ہیں کہ:

كان الخطيب إمام هذا الصنعة ما رأيت مثله[13]

"خطیب اس فن کے امام تھے میں نے ان کی مثل نہیں دیکھا"

شجاع ذہلی آپ کی علمی شان کو یوں بیان کرتے ہیں:

امام مصنف حافظ لم ندرك مثله[14]

"وہ ایک جلیل القدر امام و مصنف اور حافظ تھے اور ہم ان کی مثل نہیں پاتے"

حافظ ابو بکر بن نقطة الحنبلی خطیب بغدادی کی کتب میں سے اوہام اور غلطیاں نکالا کرتے تھے بلکہ انہوں نے اس موضوع پر مستقل ایک کتاب مسمی "الملتقط فیما فی کتب الخطیب وغیرہ من الوھم والغلط" لکھ رکھی ہے چنانچہ وہ ہر غلطی اور وہم پر بحث کرنے کے بعد عدل اور انصاف سے بھرپور تبصرہ کیا کرتے ہیں چنانچہ وہ خطیب کے بارے لکھتے ہیں کہ:

كل من انصف علم ان المحدثين بعد الخطيب عيال على كتبه[15]

"ہر وہ شخص جو انصاف کا دامن تھامے رکھے وہ ضرور اس بات کو جان لے گا کہ خطیب بغدادی کے بعد تمام محدثین ان کی کتب کے محتاج ہیں۔"

ڈاکٹر محمود الطحان مندرجہ بالا قول پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:

ولم يمنع الحافظ أبابكر بن نقطة من مدحه للخطيب كونه حنبليا[16]

"حنبلی ہونے کے باوجود حافظ ابو بکر بن نقطة خطیب بغدادی کی تعریف کرنے سے نہیں رک پائے۔"

ابن اکفانی خطیب بغدادی کے شاگردوں میں سے ہیں اور وہ علم اسماء الرجال کے ماہر بھی ہیں وہ ان کی تعدیل کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:

كان ثقة ضابطا خلوصا متقنا متيقظا متحرزا[17]

"یہ ثقہ، ضابط، مخلص، متقن، متیقن اور علم کیلئے چستی رکھتے تھے"

یہ چند ایک اقوال خطیب کی تعدیل میں نقل کیئے گئے ہیں ورنہ کتب اسماء الرجال میں بے شمار اقوال خطیب کی تعدیل میں مروی ہیں خطیب کی تعدیل کرنے میں ان کے تلامذہ ہی نہیں بلکہ ان کے اساتذہ اور معاصرین ہم مکتب بھی شامل ہیں حتی کہ بعض ایسے افراد نے بھی خطیب کی تعدیل میں کلمات کہے ہیں جو کہ ظاہرا خطیب کی کتب کا مطالعہ ان کی غلطیوں اور اوہام پر مطلع ہونے کیلئے کرتے تھے۔

خطیب پر نقد وجرح:

یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ جس شخص کو اللہ تعالی کوئی مقام عطا فرما دیتا ہے تو شریف النفس لوگ اس کی عزت و تکریم میں لگ جاتے ہیں اور اس کی خصوصیات کو اپنا کر جاہ و حشمت میں مزید اضافہ کرتے ہیں جبکہ معاشرہ میں کچھ ایسے لوگ بھی موجود ہوتے ہیں جو حسد، بغض، کینہ یا کسی دوسرے مقصد و مطلب کی خاطر اس کی خامیاں ڈھونڈنے میں لگ جاتے ہیں اور لوگوں میں ان کی عزت اور وقار کو کم کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

خطیب بغدادی بھی وقت کا محدث اور امام تھا لوگ ان کی علمی حیثیت کے معترف تھے لیکن کچھ لوگ ایسے بھی تھے جو خطیب کی کتب کا مطالہ کسی علمی زینہ کو طے کرنے کیلئے نہیں بلکہ خطیب کی غلطیوں کو عامۃ الناس کے سامنے رکھ کر ان کی قدر کو کم کرنے کی کوشش میں تھے چنانچہ خطیب بغدادی کے بارے ایسے لوگوں نے بہت سارے منفی اقوال مشہور کر دیئے درج ذیل میں خطیب پر کی گئی جرح اور محدثین کی عدالت سے اس پر تبصرہ نقل کیا جاتا ہے۔

ڈاکٹر محمود الطحان لکھتے ہیں کہ:

فمن الذین اتهموه وتکلموا فیه، ابو الفرج عبدالرحمان بن الجوزی [18]

"خطیب بغدادی پر کلام کرنے اور جرح کرنے والوں میں ابو الفرج عبد الرحمان بن الجوزی شامل ہیں"۔

اس نے خطیب پر جرح کی صورت میں تین کتب تالیف کی ہیں وہ تین کتابیں مندرجہ ذیل ہیں:

1. السھم المصیب فی الرد علی الخطیب
2. التحقیق فی احادیث التعلیق
3. الانتصار لشیخ السنۃ ابی عبد اللہ محمد بن نقطۃ الحنبلی۔

ابن جوزی نے ان کتب میں امام خطیب بغدادی پر ان چیزوں میں کلام کیا ہے جو خطیب نے تاریخ بغداد وغیرہ میں نقل کی ہیں اور امام پر سخت الفاظ سے گفتگو کی ہے۔

کلام کی حقیقت محدثین کی نظر میں:

ابن جوزی نے اپنی تین کتب میں خطیب پر جو کلام کیا ہے اس کو محدثین کی نظر سے دیکھا جائے تو یہ الٹا ابن جوزی پر جرح بن جاتی ہے چنانچہ اس کی خطیب پر سب سے پہلی جرح یہ ہے کہ انہوں نے امام احمد بن حنبل کے ترجمہ میں

ان کے بارے سید المحدثین اور امام شافعی کے ترجمہ میں ان کو تاج الفقہاء کے لفظ سے باور کروایا ہے جبکہ احمد بن حنبل فقیہ بھی تھے ان کے بارے انہوں نے فقیہ کا لفظ نہیں بولا۔[19]

ابن جوزی کے خطیب بغدادی پر اعتراض کے کئی محدثین نے جواب دیئے ہیں بلکہ بعض نے تو اس اعتراض کو ابن جوزی کی بے وقوفی اور سفاہت پر محمول کر دیا ہے سب سے بہترین اور مہذب تبصرہ جس میں اعتراض کی وضاحت بھی موجود ہے، عبد الرحمان بن یحیی المعلمی نے اپنی کتاب التنکیل میں کیا ہے چنانچہ وہ لکھتے ہیں کہ:

أما ما قاله الخطيب في ترجمتي أحمد والشافعي فلفظه في المطبوع ج 4 ص 412 في ترجمة أحمد « ... إمام المحدثين الناصر الدين والمناضل عن السنة والصابر في المحنة ... » وفي آخر الترجمة ج 4 ص 423 «قد ذكرنا مناقب أبي عبد الله أحمد بن حنبل مستقصاة في كتاب أفردناه لها فلذالك اقتصرنا في هذا الكتاب على ما أوردنا منها» وعبارته في ترجمة الشافعي ج 2 ص 56 « ... زين الفقهاء وتاج العلماء ... » فعلى هذا للشافعية أن يعاتبوا الخطيب قائلين: لم تذكر الشافعي بالحديث فإن كنت لا تراه محدثاً فقد سلبته أعظم الفضائل ولزم من ذلك سلبه الفقه والعلم الذي يعتد به، وإن كنت تراه محدثاً فقد جعلت أحمد إماماً له أو سيداً للمحدثين مطلقاً فشمل ذلك الفقهاء منهم فلزم أن يكون إمام الفقهاء أو سيدهم مطلقاً، ومع ذلك لم تذكر الشافعي بنصرة الدين ولا النضال عن السنة، فأما قولك «زين الفقهاء وتاج العلماء فلا يدفع ما تقدم لأن المتزين أفضل من الزينة، ولابس أفضل من التاج.[20]

”رہی وہ بات کہ جو خطیب نے احمد اور شافعی کے ترجمہ میں کہی ہے وہ جلد 4 صفحہ 412 پر امام احمد کے ترجمہ میں مطبوع ہے وہ فرماتے ہیں کہ یہ محدثین کے امام، ناصر الدین، سنت پر ثابت قدم اور آزمائش میں صبر کرنے والے ہیں ان کے ترجمہ کے آخر میں جلد 4 صفحہ نمبر 423 پر کہتے ہیں کہ ہم نے ابو عبد اللہ احمد بن حنبل کے مناقب کو ایک الگ کتاب میں ذکر کیا ہے اسی وجہ سے ہم نے اس کتاب میں مختصر الفاظ پر اکتفا کیا ہے۔ امام شافعی کے بارے جلد 4 صفحہ 56 پر لکھتے ہیں کہ یہ فقہاء کی زینت اور علماء کا تاج ہیں تو اس بات کو بنیاد بنا کر شافعیہ خطیب کو عتاب کرتے ہوئے کہہ سکتے ہیں کہ انہوں نے شافعی کیلئے محدث کا لفظ نہیں بولا چنانچہ اگر آپ انہیں محدث شمار نہیں کر رہے تو آپ نے ان کے فضائل کی بہترین چیز کو سلب کر دیا ہے اس سے یہ بھی لازم آئے گا کہ ان سے فقہ اور اس علم کو سلب کر دیا ہے جو ان کیلئے بیان کیا جاتا ہے اگر آپ انہیں محدث شمار کرتے ہیں تو آپ نے امام احمد بن حنبل کو ان کا امام اور مطلقا محدثین کا سردار بنا دیا ہے اس سے وہ فقہاء میں بھی شامل ہو جائیں گے اس سے یہ بھی لازم ہو گا کہ یہ فقہاء کے بھی امام یا مطلقا ان کے سردار ہیں اس کے ساتھ ساتھ آپ نے شافعی کیلئے دین کی مدد کرنے والا کا لفظ نہیں بولا اور نہ ہی سنت پر ثابت قدمی رکھنے والا کا لفظ بولا ہے چنانچہ

آپ کا انہیں زین الفقہاء اور تاج العلماء کہنا گزشتہ بات کو رد نہیں کرتا کیون کہ زینت سے زیادہ اس شخص کی فضیلت ہے جس کو زینت سے ملقب کیا جارہا ہے اور تاج کو پہننے والا تاج سے زیادہ افضل ہے"

آگے خلاصہ کلام بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:

والصواب أن المناقشة في مثل هذا ليست من دأب المصلحين وإنما الحاصل أن المترجم يتحرى في صدر الترجمة أشهر الصفات فأحمد لتبحره الحديث وتجرده لنصر السنة كان أشهر بذلك منه بالفقه، والشافعي لتجرده للفقه كان أشهر به(21)

"درست بات یہ ہے کہ ایسی امثلہ میں ایسا مناقشہ درست نہیں ہے اور نیک لوگوں کی عادت نہیں ہے درست بات یہ ہے کہ کسی کے حالات بیان کرنے والا کوشش کرتا ہے کہ ابتدا میں وہ اس مذکورہ شخص کی مشہور صفات کو ذکر کرے چنانچہ احمد بن حنبل علم حدیث میں تبحر اور سنت کی حفاظت میں متجرد ہونے کی وجہ سے فقہ کی نسبت اس میدان میں زیادہ مشہور ہیں جبکہ شافعی فقہ میں متجرد ہونے کی وجہ سے اس میں زیادہ مشہور ہیں"

ابن جوزی کے خطیب بغدادی پر اعتراض کی حقیقت اور اس پر محدثین کی طرف سے تبصرہ کے بعد یہ چیز بخوبی عیاں ہو گئی ہے کہ ابن جوزی نے خطیب بغدادی پر اعتراض کس نیت سے کیا تھا اور محدثین کی طرف سے ابن جوزی کے اعتراض پر تبصرہ اس بات کی دلیل ہے کہ محدثین کے نزدیک کسی کا خطیب پر تبصرہ کیا حیثیت رکھتا ہے۔

بعض احناف کا جرح کرنا:

احناف میں سے کچھ لوگوں نے بھی امام خطیب بغدادی پر جرح کے الفاظ بولے ہیں لیکن ان کے الفاظ اور جرح کے طریقہ سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ احناف نے اپنے امام کا بدلہ لینے کیلئے الفاظ جرح بولے ہیں جبکہ اگر جرح اور اس کے الفاظ پر غور کیا جائے تو جارحین کے سوائے سفاہت، بے وقوفی اور کم عقلی کے کچھ ثابت نہ ہو گا جبکہ خطیب کے مناقب، صفات اور تعدیل اتنی ہے کہ اس کے مقابلہ میں یہ جرح آٹا میں نمک برابر بھی ثابت نہ ہو پائے لیکن اس سب کے باوجود احناف نے خطیب کی زندگی یا موت کے بعد ان کے بارے بد تہذیبی اور اخلاق سے گرے ہوئے الفاظ استعمال نہیں کیے۔

خطیب کے دو سو سال بعد معظم بن عیسی بن ابی بکر الایوبی خطیب کے رد میں کمربستہ ہوا اور ان پر کئی طرح کے الزامات لگا دیئے اس دوران اس نے اس بات کو بھی آڑے ہاتھوں لیا ہے کہ خطیب نے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ تعالی کے خلاف روایات کیوں ذکر کی ہیں بلکہ مختلف حیلے بہانے بنا کر ان روایات کو ضعیف کرنے کی کوشش کی ہے بلکہ اس چیز سے اس شک کو مزید تقویت مل جاتی ہے کہ احناف نے امام ابو حنیفہ کا بدلہ لینے کیلئے ہی خطیب پر اعتراضات کیئے ہیں کہ انہوں نے امام ابو حنیفہ کے مذہب کے خلاف کچھ روایات پیش کی ہیں چنانچہ ڈاکٹر محمود الطحان اس پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:

فانا استغرب ان یسمع الاحناف وقد کانت لھم قوۃ فی بغداد وقاضی القضاۃ منھم تلک المطاعن ویسکتوا عنھا ھذا السکوت المطبق الی زمن الملک المعظم عیسی بن ابی بکر الایوبی فالذی اتوقعہ من الاحناف ان کانت تلک المطاعن قد قالھا الخطیب فی تاریخہ ورواھا للناس وحدث بھا ان یتناولوہ بالاذی الفعلی زیادۃ علی الرد العلمی بدون ادنی انتظار[22]

"مجھے یہ بات عجیب محسوس ہوتی ہے کہ بغداد میں احناف کو سلطہ حاصل تھا حتی کہ قاضی القضاۃ انہی میں سے تھا انہوں نے خطیب کے ابو حنیفہ پر کیئے گئے مطاعن کو سنا ہو اور وہ اس پر ملک معظم عیسی بن ابی بکر الایوبی کے دور تک مکمل خاموش ہو گئے ہو میری رائے کے مطابق اگر احناف نے ان کو اس دور میں سنا ہو تا جب خطیب نے اپنی تاریخ میں اس کو لوگوں کیلئے بیان کیا تو انہوں نے بغیر کسی انتظار کے اس کو علمی رد کے بجائے ذاتی تکلیف پر محمول نہیں کیا"

ملک المعظم نے امام ابو حنیفہ کے خلاف بیان کی گئی روایات اور ان کی اسناد پر نقد کیا ہے اور ان کی اسانید وک ضعیف قرار دیا ہے علمی نقد کے ساتھ ساتھ انہوں نے عقلی رد بھی کیا ہے جس میں انہوں نے خطیب پر الزام لگایا ہے کہ انہوں نے ان روایات میں "تصحیف" اور ضعیف راویوں سے روایت کرنے وغیرہ کا فعل شنیع کیا ہے۔

تصحیف کی مثال:

تصحیف کی مثال دیتے ہوئے ملک معظم اپنی کتاب "الرد علی ابی بکر" میں بعنوان "وقد کان الخطیب مصحفا" لکھتے ہیں کہ ہمیں ہمارے شیخ امام علامۃ، حجۃ العرب ابو الیمن زید بن حسن کندی نے مشافھۃ خبر دی، انہوں نے کہا کہ ہمیں امام ابو الفضل محمد بن ناصر السلامی ے اجازت دی، اس نے کہا کہ ہمیں شیخ حافظ ابو الغنائم بن النرسی نے بتایا وہ کہتے ہیں میں نے شیخ حافظ ابو بکر خطیب سے سنا کہ وہ واقدی سے مروی کتاب المغازی ہمیں پڑھ کر سنا رہے تھے چنانچہ جب وہ غزوہ احد پر پہنچے تو الہ کے نبی ﷺ کا یہ قول نقل کیا جس میں آپ ﷺ نے فرمایا کہ:

لَیتَ أَنِّی غُودِرْتُ مَعَ أَصحَابِی (بنحص) الْجَبَلِ[23]

"مجھے افسوس ہے کہ میں احد کے دن پہاڑ کی طرف اپنے صحابہ کے ساتھ پچھاڑ دیا گیا"

چنانچہ ان کو ابو القاسم بن برھان نحوی نے کہا ابو بکر خطیب نے کلمہ نحض میں تصحیف کر دی ہے یہ کلمہ حقیقت میں نحص (صاد کے ساتھ) ہے۔

اب اس عبارت میں خطیب بغدادی پر تصحیف کا حکم لگایا گیا ہے جبکہ حقیقت حال اس وقت منکشف ہو گی جب اس بات کو محدثین کی عدالت میں رکھا جائے گا چنانچہ اس پر تبصرہ کرتے ہوئے ڈاکٹر محمود الطحان لکھتے ہیں کہ:

فی ھذہ الروایۃ محمد بن ناصر السلامی الذی قال فیہ السمعانی انہ: کان یحب ان یقع فی الناس، ثم انہ کیف ینسب التصحیف الی محدث لتصحیفہ مرۃ واحدۃ اذن فما سلم من وصف التصحیف احد[24]

"اس روایت میں محمد بن ناصر السلامی ہے جن کے بارے میں امام سمعانی نے کہا کہ بے شک وہ لوگوں میں واقع ہونے کو پسند کرتے تھے پھر یہ کسی محدث کی طرف تصحیف کو کیسے منسوب کر سکتے ہیں جبکہ اس نے صرف ایک بار یہ کام کیا ہے اس طرح تو کوئی ایک بھی تصحیف سے محفوظ نہیں رہ سکتا"

ضعیف راویوں سے روایت کا اعتراض:

خطیب پر دوسرا اعتراض یہ لگایا گیا تھا کہ یہ ضعیف راویوں سے روایت کرتے ہیں جبکہ اس اعتراض کی حقیقت حال بھی اسی وقت سامنے آسکتی ہے جب ہم اس کو محدثین کی عدالت میں پیش کریں گے چنانچہ ڈاکٹر محمود الطحان اس پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:

اما تحدیثه عن الضعفاء فاورد فیه خبرا مدارہ علی ابن طاھر وھو معروف بتحامله علی ابی بکر الخطیب ومع ذالك فروایة المحدث عن الضعفاء لا تعتبر جرحا له فقد روی کثیر من المحدثین عن بعض الضعفاء وما اعتبر ذالك طعنا فیھم (25)

"ضعیف راویوں سے روایت کرنے کے بارے انہوں نے ایک خبر ذکر کی ہے جس کا مدار علی بن طاھر پر ہے جبکہ وہ علی بن ابی بکر خطیب سے تحامل کرنے بارے معروف ہیں اس کے ساتھ ساتھ کسی محدث کا ضعفاء سے روایت کرنا اس کیلئے بطور جرح شمار نہیں کیا جا سکتا بہت سے محدثین نے بعض ضعفاء سے روایت کیا ہے اور اس چیز کو ان کے بارے طعن شمار نہیں کیا گیا"

مندرجہ بالا تمام بحث سے یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہو جاتی ہے کہ خطیب پر دو طرح سے نقد و جرح کرنے کی کوشش کی گئی ہے اور دونوں اعتبار سے ہی جب اس کو محدثین کی عدالت میں پیش کیا تو نتیجہ سوائے جارحین کی اپنی بے علمی و کم عقلی کے کچھ نہ نکلا جبکہ اس کے ذریعے خطیب بغدادی کی عزت و حشمت میں مزید اضافہ ہو گیا۔

خلاصۃ البحث:

خلاصہ البحث یہ ہے کہ خطیب بغدادی علم حدیث کے ماہرین میں ایک نمایاں نام ہے جن کے رواۃ کے بارے کہے گئے اقوال علم الرجال میں استنادی حیثیت رکھتے ہیں بلکہ متاخرین کئی جگہوں پر ان کی کتب کو بطور مصادر استعمال کرتے ہیں یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ جب اللہ تعالی کسی شخص کو علم و مرتبہ عطا فرماتے ہیں تو جہاں ان کے مادحین ہوتے ہیں کچھ لوگ مختلف اسباب کی بناء پر ان کے بارے ترش اور منفی رویہ اختیار کر لیتے ہیں جس کے تناظر میں وہ اس علمی شخصیت کو خود مجروح ثابت کر کے اپنی تسلی کرنا چاہتے ہیں۔ خطیب کے بارے اکثر بلکہ تمام ائمہ کرام نے تعدیل و تعریف کے الفاظ بولے ہیں بلکہ بعض نے ان کی کتب کو دین اسلام کیلئے ایک عظیم علمی سرمایہ شمار کیا ہے جبکہ بعض لوگوں نے خطیب کے بارے منفی الفاظ بولے ہیں اور ان کی شخصیت پر جرح کی ہے ان میں سے کچھ لوگوں نے ان کی کچھ خاص کتب کے تناظر میں یہ سب کیا جبکہ احناف نے ان کے بارے صرف اس سبب سے ہرزہ سرائی کی کہ خطیب نے امام ابو حنیفہ کے

بارے جرح کی اور احناف نے اس جرح کو ذاتی رنجش قرار دیا حقیقت تو یہ ہے کہ خطیب نے امام ابو حنیفہ پر اپنی ذاتی رنجش کی بنا پر نہیں بلکہ عام رواۃ کی طرح علوم حدیث کے تمام اصول و ضوابط کو مد نظر رکھتے ہوئے اپنا ما فی الضمیر بیان کیا۔

This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License.

حوالہ جات (References)

[1] ۔الدکتور نور الدین عتر، منہج النقد فی علوم الحدیث، دار الفکر، دمشق –سوریۃ، الثانیۃ، 1401ھ: 167

[2] ۔السیوطی، جلال الدین، عبدالرحمٰن بن إبی بکر، تدریب الراوی فی شرح تقریب النواوی، دار الطیبۃ: (927/2)

[3] ۔النووی، إبوزکریا محیی الدین یحییٰ بن شرف النووی، التقریب والتیسیر لمعرفۃ سنن البشیر النذیر فی إصول الحدیث، دار الکتاب العربی بیروت الأولی 1985: 46

[4] ۔الحافظ الخطیب البغدادی وإثرہ فی علوم الحدیث: 108

[5] ۔تذکرۃ الحفاظ، 22/3

[6] ۔سیر اعلام النبلاء، 422/13

[7] ۔طبقات الشافعیہ الکبری للسبکی، 31/4

[8] ۔سیر اعلام النبلاء، 422/13

[9] ۔طبقات الشافعیہ الکبری، للسبکی، جلد: 4، ص: 31

[10] ۔طبقات الشافعیہ الکبری للسبکی، 31/4

[11] ۔سیر اعلام النبلاء، 424/13

[12] ۔ابن عساکر، إبو القاسم علی بن الحسن ابن ہبۃ اللہ بن عبد اللہ الشافعی تاریخ دمشق لابن عساکر، دار الفکر للطباعۃ والنشر والتوزیع، ۱۹۹۵ م (31/5)

[13] ۔سیر اعلام النبلاء، 422/13

[14] *Muhammad, Sardar, Rabiah Rustam, Saad Jaffar, and Sadia Irshad. "The Concept of Mystical Union: Juxtaposing Islamic And Christian Versions." Webology 18, no. 4 (2021): 854-864.*

[15] ۔العسقلانی، إحمد بن علی ابن حجر الشافعی، نزہۃ النظر فی توضیح نخبۃ الفکر فی مصطلح إہل الاثر، ۲۰۲۱ م، ص: 79

[16]۔ الحافظ الخطیب البغدادی واثرہ فی علوم الحدیث: 109

[17]۔ الاربعین المرتبۃ علی طبقات الاربعین لابن حاتم: 168

[18]۔ الحافظ الخطیب البغدادی واثرہ فی علوم الحدیث: ص 105

[19]۔ الجوزی، جمال الدین ابو الفرج عبد الرحمٰن بن علی بن محمد الجوزی، المنتظم فی تاریخ الملوک والامم، دار صادر — بیروت، الأولی، 1358 (267/8)

[20]۔ المعلمی، عبد الرحمٰن بن یحییٰ بن علی بن محمد المعلمی العتمی الیمانی، التنکیل بما فی تانیب الکوثری من الاباطیل، المکتب الاسلامی، الثانیۃ، 1406ھ-1986م (341/1)

[21]۔ التنکیل بما فی تانیب الکوثری من الاباطیل: 341

[22]۔ الحافظ الخطیب البغدادی واثرہ فی علوم الحدیث: 107

[23]۔ البوصیری، ابو العباس شہاب الدین احمد بن ابی بکر بن اسماعیل بن سلیم بن قایماز بن عثمان البوصیری الکنانی الشافعی، إتحاف الخیرۃ المہرۃ بزوائد المسانید العشرۃ، دار الوطن للنشر، الریاض، الأولی، ۱۴۲۰ھ-۱۹۹۹م (رقم الحدیث: 4568)

[24]۔ الحافظ الخطیب البغدادی واثرہ فی علوم الحدیث: 108

[25]۔ الحافظ الخطیب البغدادی واثرہ فی علوم الحدیث: 108